احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 18 جولائی 2011ء 15 شعبان 1432 ہجری 18 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 164

66 برس - بروز جمعہ

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کو وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک کشف میں ایک ہاتھ کا سایہ دکھایا گیا۔ پھر وہ ہاتھ کا عکس لفظ ''اللہ'' میں تبدیل ہو گیا اور آپ کی توجہ لفظ ''اللہ'' کے اعداد کی طرف پھیری گئی۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی وفات لفظ ''اللہ'' کے اعداد پر یعنی 66 برس کی عمر میں ہوگی اور یہ بھی بتایا گیا کہ وہ جمعہ کا دن ہوگا۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب 18 جولائی 1881ء کو پیدا ہوئے اور 18 جولائی 1947ء بروز جمعہ آپ کی وفات ہوئی، یعنی ٹھیک اس دن جس دن آپ پورے 66 برس کے ہوئے۔

(حضرت میر محمد اسماعیل صفحہ :32 از سید حمید اللّٰہ نصرت پاشا)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عزیز خدا کا نام ہے وہ اپنی عزّت کسی کو نہیں دیتا مگر اُنہیں کو جو اُس کی محبت میں کھوئے گئے ہیں۔ ظاہر خدا کا نام ہے وہ اپنا ظہور کسی کو نہیں بخشتا مگر اُنہیں کو جو اُس کے لئے بمنزلہ اُس کی توحید اور تفرید کے ہیں اور ایسے اُسکی دوستی میں محو ہوئے ہیں جو اَب بمنزلہ اُس کی صفات کے ہیں۔ وہ ان کو نور دیتا ہے اپنے نور میں سے اور علم دیتا ہے اپنے علم میں سے۔ تب وہ اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری محبت سے اُس یارِ یگانہ کی پرستش کرتے ہیں اور اُس کی رضا کو ایسا چاہتے ہیں جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے۔

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہوسکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اُس سے ہوسکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجُز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی........... یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دِل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دِل میں بیٹھ جائے اور دِل اُسی پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیم کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حُکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اُس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہُنر نہیں۔ مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اور جو شخص یہ عبادت بجالاتا ہے تب تو اُسکے اِس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے جس کا نام انعام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ دعا سکھلاتا ہے........... یعنی اے ہمارے خدا ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ہے اور اپنی خاص عنایات سے مخصوص فرمایا ہے۔ حضرت احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہو جاتی ہے تو اُس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دُوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 54-55)

خدا تعالیٰ کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اسکے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں۔ اور تیری رضا پر کار بند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 188)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جلسہ لندن کیلئے درخواست دعا

مورخہ 22 جولائی 2011ء سے 45 واں جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کے پروگرام الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ احباب ان تمام پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ نیز جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب کے سفر و حضر میں بخیریت رہنے کیلئے بھی دعائیں کریں۔ اور خاص طور پر پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور آپ کی بابرکت قیادت میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہنے کیلئے بھی بکثرت دعائیں کرتے رہیں۔

مشعل راہ

عہد کو پورا کرنے اور امانتیں ادا کرنے کی تعلیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 27 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ اصحاب جبکہ ہم ابھی بچے تھے جھوٹی قسمیں کھانے اور جھوٹی گواہی دینے اور عہد کر کے پورا نہ کرنے پر ہماری سرزنش فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل)

اعلیٰ اخلاق کی تربیت ہمیشہ بچپن سے ہی ہوتی ہے۔اس لئے ہمیں بھی اپنے بچوں کی بچپن سے ہی تربیت کرنی چاہئے اور یہ نہیں کہ ابھی عمر نہیں آئی اس لئے تربیت کی ضرورت نہیں ہے۔چھوٹی چھوٹی باتیں جو بظاہر چھوٹی لگتی ہیں یہی بڑے ہو کر اعلیٰ اخلاق بنتے ہیں۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا مجھ سے کون عہد باندھتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ نے عرض کیا حضورؐ میں عہد باندھنے کے لئے تیار ہوں، حضورؐ نے فرمایا عہد کرو کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگو گے، اس پر ثوبان نے عرض کیا حضور اس عہد کا اجر کیا ہوگا۔حضورؐ نے فرمایا جنت۔اس پر ثوبان نے حضورؐ کے اس عہد پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔ابوامامہ کہتے ہیں میں نے ثوبان کو مکے میں دیکھا کہ سخت بھیڑ کے باوجود بھی اگر وہ گھوڑے پر بیٹھے ہوتے تھے تو اگر چابک بھی گر جاتا تھا تو کسی کو یہ نہیں کہتے تھے کہ اٹھا کر دو بلکہ اتر کر زمین پر سے اٹھاتے تھے اور اگر کوئی شخص پکڑانا بھی چاہتا تھا تو نہ لیتے بلکہ خود اتر کر اٹھاتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد کیا ہوا ہے۔(الترغیب والترھیب) تو عہد نبھانے کے یہ معیار ہیں۔

پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ھرقل نے انہیں کہا کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ محمدؐ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے اس کا تو نے جواب دیا کہ وہ نماز، صدق، پاک دامنی، عہد پورا کرنے اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ھرقل نے کہا یہی تو ایک نبی کی صفت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الشھادات)

شہنشاہ روم ھرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی خط ملنے پر اپنے دربار میں سردار قریش ابوسفیان کو بلا کر جب بغرض تحقیق کچھ سوال کئے تو یہی پوچھا تھا کہ کیا اس مدعی رسالت نے کبھی کوئی بدعہدی بھی کی ہے۔تو ابوسفیان رسول اللہؐ کا جانی دشمن تھا مگر پھر بھی اسے ھرقل کے سامنے تسلیم کرنا پڑا کہ آج تک اس نے ہم سے کوئی بدعہدی نہیں کی۔البتہ آج کل ہمارا ایک معاہدہ چل رہا ہے، (جو حدیبیہ کا تھا)، دیکھیں اس میں وہ کیا کرتے ہیں تو ابوسفیان کہتا ہے کہ میں ھرقل کے سامنے اس سے زیادہ میں اپنی گفتگو میں حضورؐ کے خلاف کوئی بات داخل نہیں کر سکا تھا۔ (بخاری بدء الوحی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہدوں کی پابندی کی اس قدر تلقین فرمائی ہے کہ بعض دفعہ مسلمانوں کو انتہائی تکلیف دہ صورتحال دیکھ کر بھی کبھی عہد شکنی نہیں کی۔

ایک روایت ہے کہ صلح حدیبیہ میں ایک شق یہ تھی کہ مکے سے جو مسلمان ہو کر مدینے چلا جائے گا وہ اہل مکہ کے مطابق واپس کر دیا جائے تو عین اس وقت جب معاہدے کی شرطیں زیر تحریر تھیں اور آخری دستخط نہ ہوئے تھے حضرت ابوجندل پابہ زنجیر مکہ کی قید سے فرار ہو کر آ گئے اور رسول اللہؐ سے فریادی ہوئے اور تمام مسلمان اس دردانگیز منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اطمینان سے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ابوجندل! صبر کرو ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجھاد)

(روزنامہ الفضل 11 مئی 2004ء)

حمد و شکر باری تعالیٰ

حضرت مسیح موعود کی زبان مبارک سے

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے۔ اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے
ان کے لئے تو بس ہے خدا کا یہی نشاں
یعنی وہ فضل اس کے جو مجھ پر ہیں ہر زماں
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری کب طاقت قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

14 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب اور طالبات کو زریں ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

25 جون 2011ء

(قسط دوم آخر)

حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

تمام قابل احترام منتخب مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر ہوں۔

سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس موقع پر موجود ہیں باوجودیکہ ان کا مذہب ہم سے مختلف ہے۔ یہ پروگرام خاص طور پر غیر احمدی دوستوں کے لئے ہے بلاشبہ آپ کی یہاں موجودگی آپ کی وسعت ذہنی کی علامت ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ مذہب کے امتیاز سے بالاتر ہو کر جرمن شہری کی حیثیت سے دوسروں کے خیالات کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

بہت سے احمدی جرمنی میں (German Origin) جرمنی الاصل نہیں ہیں۔ بہت ہی قلیل تعداد کے علاوہ باقی سب یا پاکستانی ہیں یا ایشیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ یہاں نہ صرف بلاامتیاز مذہب تشریف لائے ہیں بلکہ آپ بلاامتیاز قومیت و کلچر بھی یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ کچھ مقامی جرمنوں کے آباء اجداد ایشین ہیں اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ دنیا کی بہت سی قومیں اپنی زبان اور ثقافت کی بناء پر تقسیم ہوئی ہوئی ہیں۔ لیکن سچائی یہ ہے ان کی ثقافت اور زبان کی بنیادیں اکثر اوقات مشترکہ ہوتی ہیں۔

اگر ہم برصغیر پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ کافی لمبے عرصہ تک بہت سی قومیں وہاں آکر آباد ہوئیں۔ اگر ہم صرف پاکستان کو دیکھیں تو ہمیں درجنوں قبائل اور ان میں بھائی چارہ کا نظام نظر آتا ہے۔ بہت عرصہ کے بعد یہ متفرق گروہ ایک قوم بن گئے۔

میں یہاں پر ان پاکستانیوں (احمدیوں) اور دنیا کی مختلف قومیتوں سے جرمنی میں آباد ہونے والوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ، ان کے بچے اور بچوں کے بچے رنگ اور قوم کے فرق کے بغیر اپنے آپ کو صحیح جرمن سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان میں اکثر تیزی سے اپنے آپ کو جرمن طرز زندگی، روایات اور کھانے پینے کے طریق کے مطابق ڈھالتے ہیں۔ ان میں اکثر اس ملک کی حفاظت کے لئے جرمن مسلح فوج کا حصہ بنتے ہیں، جبکہ دوسرے قانون کی بالادستی کے لئے سول سروس کو اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اختیار کرتے ہیں۔ کچھ معاشرتی اداروں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں، کچھ مختلف کاروباروں اور بزنس کا حصہ بن کر اس ملک کی اقتصادی ترقی میں ممد ومعاون ہوتے ہیں۔ یہاں آکر آباد ہونے والوں میں کچھ سائنسدان بن کر ملکی سائنسی ترقی میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کے ان کاموں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جرمنی کے محبّ الوطن ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس قوم کا فعال حصہ ہیں۔ یہ سب اس تعلق کی وجہ سے ہے جو آپ لوگوں کو ان پاکستانی احمدیوں سے گزشتہ سالوں میں قائم ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس روشن سوچ کو قائم رکھے اور آپ کی اس خوبی کو مزید بڑھائے۔ یہ خیال کبھی آپ کے ذہن میں نہ آئے کہ یہ مہاجرین فلاں فلاں ممالک سے آئے ہیں فلاں فلاں مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ جرمن قوم کا حصہ نہیں بن سکتے۔ اگر یہ خیال پیدا ہوا تو یہ معاشرہ میں پھر بے چینی پیدا کرے گا۔ یاد رہے کہ ہمیشہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اور شکوک و شبہات ہی ہوتے ہیں جو بڑے بڑے مسائل کو جنم دیتے ہیں کہ نہ صرف کچھ لوگوں اور گروہوں کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ پورے ملک کی ترقی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اور کبھی کوئی محبّ الوطن جرمن اپنے ملک کی ترقی کو جس نے بے انتہا کوشش کر کے اس اعلیٰ معیار تک پہنچایا ہو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ حقیقت میں جو اپنے ملک کا وفادار ہو وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ وہ احمدی جو یہاں آباد ہوئے ہیں وہ سب اس ملک سے پیار کرتے ہیں اور اس کی ترقی کے لئے سنجیدہ ہیں۔ ہر احمدی جو ہجرت کر کے یہاں آیا ہے اور اسے جرمنی نے قبول کر لیا ہے تو پھر نہ صرف یہ اس کا اخلاقی فرض ہے بلکہ مذہبی فریضہ بھی ہے کہ اس ملک کا وفادار اور مخلص رہے۔

یہ مغربی قوموں کی ایک خاص خوبی ہے کہ کچھ عرصہ سے مذہب کو سیاست اور حکومت سے الگ رکھتے ہیں۔ مذہب کو ایک انسان کا ذاتی معاملہ سمجھ کر علیحدہ کر دیا گیا ہے کہ یہ اس کا اور اس کے رب کا معاملہ ہے۔ سیاست اور حکومت کو سیکولر بنا دیا گیا ہے۔

اس کی وجہ شاید ماضی کے تلخ تجربات کا نتیجہ ہے جب چرچ اور حکومت میں کوئی علیحدگی نہیں تھی یا پھر شاید موجودہ زمانہ کے بعض شدت پسند (-)۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ مغرب بے چین اور خوفزدہ ہو جاتا ہے جب مذہبی تنظیموں یا (دین حق) کا نام سنتا ہے اور پھر بلا کچھ سوچے ایک منفی جواب دیا جاتا ہے۔ بعض (-) گروہوں کی کارروائیوں کی وجہ سے ایسے ردعمل کی توقع کی جا سکتی ہے۔ بعض (-) گروہوں نے (دین حق) کا نہایت خوفناک چہرہ دکھلایا ہے جس میں انتہا پسندی اور دہشت گردی نمایاں ہے۔

حقیقت میں یہ ایک ایسا (دین) ہے جو ان کی ایجاد ہے اور اس کا اصل (دین حق) سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

(دین حق) سکھاتا ہے کہ ناانصافی کی بناء پر ایک انسان کا خون تمام انسانیت کا خون ہے۔ یہ اصول قرآن مجید کی آیت (سورۃ 5 آیت نمبر 34) میں بیان کیا گیا ہے (-)

جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا گیا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

اس خوبصورت تعلیم کے ساتھ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے مزید فرمایا کہ جو خودکشی کرتا ہے وہ سچا مومن نہیں ہو سکتا اور لازماً اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ان تعلیمات کی روشنی میں جب آپ (دینی) تعلیمات کو جانچتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دہشت گردی کا ہر واقعہ جس میں معصوم لوگوں کی جان جاتی ہے چاہے وہ ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے خودکش حملہ ہو، مکمل طور پر (دین حق) کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ایسے اقدامات دنیا میں فساد اور بدنظمی کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ ان دہشت گردی کے واقعات کی بناء پر دنیا میں ہزاروں بچے یتیم ہوئے، دوسری انتہا پر ہزاروں والدین کو اپنے بچے دفن کرنے پڑے، جبکہ ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ خودکش حملے مکمل طور پر مقامی اقتصادیات کو تباہ کر رہے ہیں اور جب اقتصادیات تباہ ہوتی ہیں تو اس کا نتیجہ بے چینی اور بدنظمی ہوتا ہے۔

یہاں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ زمانہ کی جنگی صورتحال، احترام انسانیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مقامی شہریوں کی زندگیاں تباہ کر رہی ہے۔ ایسی جنگیں مقامی شہریوں کی زندگیوں کو تباہ کرتی ہیں جس نے نہ صرف ان جنگوں کی سفا کی ظاہر ہوتی ہے بلکہ مقامی اقتصادیات بھی تباہ ہو جاتی ہیں۔ پس احمدی (-) ہونے کے ناطے، ہم ہر قسم کی بدنظمی، فساد اور بے حساب خون بہانے کے خلاف ہیں۔ اسی طرح حکومت کی مقامی شہریوں پر بلاامتیاز فائرنگ اور بمباری کے بھی خلاف ہیں جس سے بنیادی انسانی حقوق کی پامالی ہوتی ہے اور نتیجتاً انسانی زندگیاں بلا کسی قصور کے تباہ ہوتی ہیں۔

جیسے کہ میں نے بتایا ہے کہ مغرب میں چرچ اور حکومت الگ الگ ہیں۔ اس فرق کی جو بھی وجہ ہو لیکن اس کا نتیجہ فائدہ مند ہے اور حکومت کہیں زیادہ آسان طریق پر چلتی ہے۔ مغربی حکومتوں کا یہ مثبت تجربہ اس سے بالکل متضاد ہے جو ہم (-) ممالک میں دیکھتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں (-) کا مذہب کی طرف زیادہ جھکاؤ ہے (-) حکومت اپنے شہریوں کے خلاف ظالمانہ طریق اپناتی ہیں وہ مختلف دہشت گرد گروہوں کی کارروائیاں بھی دیکھتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کی ظالمانہ کارروائیوں پر اعتراض کرنے کی بجائے وہ (دین حق) پر اعتراض کرتے ہیں۔ نتیجۃً وہ (دین حق) کے خلاف سخت ردعمل دکھاتے ہیں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ (دین حق) ساری دنیا کے لئے آفاقی مذہب ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس کی تعلیمات ہر گوشہ ہائے زندگی، چھوٹے اور معمولی معاملات سے لے کر اہم ترین معاملات اور عالمی معاملات تک احاطہ کرتی ہیں۔

قرآن مجید کا متن آج بھی غیر محرف و مبدل ہے۔ اس کا ایک حرف بھی تبدیل نہیں کیا گیا اور اس کی گواہی بعض مستشرقین اور غیر مسلم تاریخ دانوں نے بھی دی۔

قرآن مجید ہمیں کیا سکھاتا ہے کہ مذہب ہر انسان کا ذاتی فعل ہے جو وہ اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ مذہب کو حکومتی معاملات سے الگ رکھنا چاہئے، مذہب کا فرق کسی ناانصافی کا باعث نہ بنے، ایک آیت میں قرآن مجید ہمیں سکھاتا ہے دین میں کوئی جبر نہیں۔ آپ میں سے بعض اس بات سے آگاہ نہ ہوں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ یہودیوں اور دوسرے قبائل سے معاہدہ ہو چکا تھا اور فعال حکومت قائم ہو چکی تھی جس میں حضرت محمد مصطفی ﷺ حکومت کے سربراہ تسلیم کر لئے گئے تھے۔ مذہب اور حکومت کو علیحدہ رکھنے کی نصیحت ان حالات میں کی گئی تھی جب صحیح اور غلط میں امتیاز واضح

ہو چکا تھا اور (مومن) اپنی تعلیمات کو سچا اور بے مثل یقین کرتے تھے۔اس نصیحت کے ساتھ یہ بتایا گیا کہ یہ زبردست اسلامی تعلیمات پیار اور محبت سے پھیلیں گی نہ کہ زبردستی اور دوسروں سے ناانصافی سے پیش آکر۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انصاف پسند حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ مذہبی معاملات کو حکومتی معاملات سے الگ رکھے اور ہر شہری کو اس کے حقوق دیئے جائیں۔یہ اصول ایسا مکمل اور شاندار ہے کہ ان سے بھی ہر ممکن انصاف کا سلوک کرو جو تم سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور جنہوں نے اس مخالفت کی وجہ سے تم پر مسلسل ظلم وستم ہی کیوں نہ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے(-)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کے تائیدی گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

یہ حکومت چلانے کا بنیادی اصول ہے، مذہب کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئے، مذہبی فرق کو انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔

یہ سب کچھ جان لینے کے بعد کیسے کوئی (دین حق) پر الزام لگا سکتا ہے کہ اس کی تعلیمات انصاف پر مبنی نہیں ہیں۔میں نہیں سمجھتا کہ کوئی پڑھا لکھا انسان ان تعلیمات کو سمجھنے کے بعد غلط کہہ سکتا ہے۔یقیناً یہ انسان کا حق ہے کہ ان (-) گروہوں کو جو (دین حق) کی اصل تعلیمات کی پیروی نہیں کرتے، غلط خیال کرے جو غلط کام کرتے ہیں اور ان کے کاموں کی مذمت کرنی چاہئے۔چاہے وہ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔یہ دنیا کے امن کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ محبت اور پیار کی اقدار ترقی کر سکیں۔

اس مختصر وقت میں میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ (دین حق) کی تمام حسین تعلیمات آپ کو بتا سکوں بلکہ میں آپ لوگوں سے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں درخواست کرتا ہوں کہ کبھی کہانی کا ایک رخ دیکھ کر فیصلہ نہ کریں حقیقت میں (دین حق) کا اصلی چہرہ دیکھیں جو احمدیہ جماعت نے دکھایا ہے۔(دین حق) کا چہرہ جو ہم دکھاتے ہیں یہ کوئی نئی تعریف نہیں ہے۔حقیقت میں ہمارا (دین) قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ بانی اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ان تعلیمات پر آپ کو اپنے فیصلے کی بنیاد رکھنی چاہئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اس زمانہ کے مصلح ہیں اور مسیح موعود ہیں۔جن کا تمام مذاہب اپنے صحیفوں کی پیشگوئیوں اور تعلیمات کے مطابق انتظار کر رہے تھے۔آپ بندے اور خدا کے درمیان تعلق قائم کرنے آئے تھے اور انسانوں کو یہ باور کروانے آئے تھے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کریں۔آپ اس دنیا کو امن کی جنت بنانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

آپ نے ایک دفعہ فرمایا:۔

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کروں۔

(روحانی خزائن جلد 20 لیکچر لاہور ص180)

مذہبی نفرت نے ساری دنیا کو نگل لیا ہے۔ خاص طور پر اس جدید دور میں بعض (دین حق) کے مخالفین، جیسے دوسرے مذاہب کے پیروکار، لامذہب، دہریے، (دینی) تعلیمات پر غیر منصفانہ الزامات لگاتے ہیں۔اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے ان تمام مخالفین کو جو (دین حق) کی تعلیمات پر الزام تراشی کرتے ہیں بالکل ساکت و لاجواب کر دیا ہے۔ایسا آپ نے اپنے عمل اور تحریرات کے ذریعہ کیا ہے۔جن میں آپ نے (دین حق) کی حسین تعلیمات کا ذکر کیا ہے۔آپ نے اپنی زندگی بھر کے کام سے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ آپ کے ماننے والے (دین حق) کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں۔ہم ان حسین تعلیمات کا خلاصہ اس اقتباس میں ملاحظہ کر سکتے ہیں جو میں نے ابھی بیان کیا ہے۔آپ نے جو کچھ فرمایا وہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ قرآن مجید سے اخذ کی گئی تعلیمات ہیں۔ان تعلیمات کو میں اب کچھ مزید بیان کروں گا۔

جب امیر صاحب احمدیہ جماعت جرمنی نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ سے خطاب کروں تو انہوں نے جرمنی میں جاری اس مناظرہ کا بھی مجھ سے ذکر کیا کہ کیا (دین حق) جرمنی کے لئے ہے؟

یہ مناظرہ (دین حق) کے خلاف جرمنی میں اور دوسرے ممالک میں بہت ہی منفی ردعمل کا باعث بن رہا ہے۔جہاں تک (دین حق) کے خلاف منفی ردعمل کا تعلق ہے تو میں اس کے بارہ میں مختصراً بتا چکا ہوں کہ انسان کو جلد بازی میں نتیجے نہیں نکالنے چاہئیں اور فوراً کہانی کے ایک رخ کو سچا نہیں سمجھ لینا چاہئے۔کسی بھی مناظرہ کے لئے تحقیق وتفتیش انصاف کے ساتھ کرنی بہت ضروری ہے۔آجکل جرمنی میں (دین حق) کے کردار پر ایک بہت ہی شدید مناظرہ ہو رہا ہے۔ایک سائیڈ پر بعض (-) ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ (دین حق) جرمن کے لئے نہیں ہے اور دوسری سائیڈ پر کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ ایک نہایت درجہ غلط اور بیزاری والا مناظرہ ہے۔جو صرف بحث برائے بحث کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے اور اس کا نتیجہ بہت ہی منفی ہوگا یہ لوگوں کو نفرت اور بے چینی کے راستے پر لے جائے گا۔نہ اسلام اور نہ ہی بانی اسلام نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسلام جرمنی کے لئے ہے یا کسی خاص قوم کے لئے یا کسی خاص براعظم کے لئے ہے۔اگر اسلام کسی خاص علاقہ کے لئے ہوتا تو صرف وہاں ہی اسلام کو پھیلانے کی تمام تر کوشش کی جاتی۔اسلام کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کی تعلیمات مکمل ترین ہیں اور اس طرح یہ ہر زمانے کے انسان کو اپنے رب کو پوری طرح پہچاننے کے قابل بناتا ہے اس کی تعلیمات انسانوں کو اپنے رب کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے اعلیٰ ترین معیاروں کی طرف لے کر جاتی ہیں اور اس کی بہترین مثال بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں خود قائم کر کے دکھائی ہے۔یہاں مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ مخالفین اسلام نے آنحضرت ﷺ کی زندگی نہایت منفی اور متعصّبانہ رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ (دین حق) کا وحشیانہ تصور پیش کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے بعض (-) گروہوں نے اپنے ذاتی سفلی مقاصد کے لئے (دین حق) کا غلط تصور قائم کیا ہے۔وہ ایسا اس حقیقت کے باوجود کرتے ہیں کہ (دین حق) ہمیں معاشرہ میں رہنے اور حکومت چلانے کا ایسا طریق سکھلاتا ہے جہاں ہر شہری کو اس کے پورے شہری حقوق دیئے جائیں۔اس کا مکمل اظہار میثاق مدینہ کی شکل میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اس وقت مدینہ کے ہر شہری نے مذہب کی آزادی سے فائدہ اٹھایا۔ہر کسی کو اپنے مذہب کی تعلیمات کے مطابق مکمل آزادی تھی۔یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اس طرح کے سوالات اور مناظرہ سستی دنیاوی اور سیاسی شہرت حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ایسے مناظرے بے معنی ہیں اور میری رائے میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

بعض مقامی جرمن باشندے شاید پریشان ہیں کہ (دین حق) ان پر زبردستی نافذ کیا جائے گا۔ جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ (دین حق) کسی خاص علاقہ کے لئے نہیں ہے ہاں (دین حق) ایک دعویٰ کرتا ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں واضح ملتا ہے اس آیت میں آنحضرت ﷺ کو براہ راست مخاطب کیا گیا ہے۔قرآن مجید فرماتا ہے۔

تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام دنیا کے لئے بھیجے گئے تھے۔بلاشبہ جرمن دنیا کا حصہ ہے اور اس طرح ہمارا فرض ہے کہ (دین حق) کا پیغام اس ملک کے رہنے والوں تک بھی پہنچائیں پیار اور محبت کی روح کے ساتھ۔اس میں زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی (دین حق) کبھی طاقت سے پھیلا ہے۔آنحضرت ﷺ کے دور سے لے کر اب تک (دین حق) صرف (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ پھیلا ہے۔یہ ایک بہت بڑا اور تاریخی مناظرہ ہے۔اس پر یہ وقت مجھے بولنے کی اجازت نہیں دیتا۔میں اس پر صرف یہی کہوں گا کہ یورپ میں ایک وقت سپین میں (-) حکومت تھی اور اس کے کئی وزراء اور عہدہ دار غیر مسلم بھی تھے یعنی عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔

(دین حق) کا اصل مطلب ہے پیار اور محبت اور یہ ہمارے مذہب کی اصل خوبصورتی ہے۔یہ وہ خوبصورتی ہے جسے احمدیہ (-) جماعت ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ایک اور خوبصورتی جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہو۔حتیٰ کہ اپنے سخت دشمنوں کے ساتھ بھی یہ اصول ایسا ہے کہ کوئی عقلمند انسان اسے غلط نہیں کہہ سکتا اور یہ اس کے مطابق ہے کہ انسانی عقل مذہبی معاملات میں سختی اور انصاف کی کمی کو برداشت نہیں کرتی۔یہ دونوں باتیں اتنی واضح ہیں کہ یہ سوال کہ جرمن مزاج یا قانون (دین حق) کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ بالکل فضول ہے۔

اس کے علاوہ جو میں نے بیان کیا ہے قرآن مجید کی لاتعداد آیات ہیں جو یہ سکھاتی ہیں کہ معاشرہ میں امن کیسے قائم کیا جائے۔اب میں قرآن مجید کی بعض مزید تعلیمات کا ذکر کروں گا تا کہ آپ (دین حق) کی روشن تعلیم کو سمجھ سکیں اور ہر امن پسند شہری اس کے خلاف کھڑا ہو سکے جو امن پسند (-) کے خلاف نفرت کی دیوار کھڑی کرتے ہیں۔ابتداء سے آخر تک قرآن مجید امن اور پیار کے پیغام سے بھرا ہوا ہے۔وقت کی کمی کے باعث میں آپ کو قرآن مجید کی سورۃ 17 میں سے بعض احکامات بتاتا ہوں۔

قرآن مجید ہمیں اپنے والدین سے محبت اور پیار کی تعلیم دیتا ہے۔سب سے پہلا رشتہ نوزائیدہ بچے کا ہوتا ہے اور اس کی ماں اور باپ سے ہوتا ہے۔اصل میں یہ رشتہ اس کی پیدائش سے بھی قبل قائم ہوتا ہے جب اس کی ماں اسے اپنے رحم میں 9 ماہ تک اٹھاتی ہے۔اس دور میں اس کی ماں سخت تکالیف خوشی کے ساتھ اٹھاتی ہے۔اسی طرح بچے کی پیدائش سے قبل ماں اپنے دل میں اس کا پیار موجزن پاتی ہے۔اس لئے یہ پدرانہ پیار ایسا پیار ہے جو بالکل خالص اور بے نفس ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ جو ہمارا رب ہے نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس کی عبادت کے بعد انسان کے والدین اس کے بہترین سلوک کے حقدار ہیں۔اس لئے تمام معاملات میں ہمیں اپنے والدین سے پیار اور مہربانی سے پیش آنا چاہئے۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(-)(بنی اسرائیل آیت 24)

اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں

ہی تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

قرآن مجید مزید فرماتا ہے(-)

(بنی اسرائیل 25)

اور ان دونوں کے لئے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

کیا کوئی معاشرہ اس سنہری اصول کی مخالفت کرسکتا ہے؟ کیا کوئی قانون یہ کہہ سکتا ہے کہ تم اپنے والدین سے اچھا سلوک نہ کرو؟ ہرگز نہیں۔ آپ جتنی مرضی تحقیق کرلیں آپ کبھی بھی کوئی ایسا انسانی قانون نہیں ڈھونڈ سکتے جو والدین کو یہ عزت و احترام دے سکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انہیں عطا فرمایا ہے۔ یہ اس لئے ہے تا کہ ہم اس حقیقت کو سمجھ سکیں کہ پہلا سبق پیار محبت کا پنگھوڑے میں ملتا ہے۔ اگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگ اس حقیقت کو سمجھ جائیں تو بوڑھوں کی بے چینیاں ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مزید فرماتا ہے

(-) (بنی اسرائیل:27)

اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

یہ معاشرہ میں امن قائم کرنے کا دوسرا اصول ہے۔ جب بچہ اپنے والدین کا گھر چھوڑتا ہے تو وہ اپنے قریبی دوستوں اور رشتہ داروں سے تعلق قائم کرتا ہے۔ اس لئے یہ فرمایا کہ تم اپنے حقوق ادا کرو۔ ایک وضاحت میں یہاں کرنا چاہتا ہوں کہ (دینی) قانون کی بنیاد یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق ادا کرو جبکہ سیکولر اور دنیاوی قوانین اجتماعی فائدے کے برعکس عام طور پر اپنی ذات کے فائدے اور اطمینان کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ یہ بنائے جاتے ہیں اس بنیاد پر کہ اپنے حقوق لو نہ یہ کہ دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی صرف اپنے حقوق کا ہی خیال رکھے گا تو وہ بے انصافی کا مرتکب ہوگا اور جب وہ اپنے ذہن میں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے گا تو اس کے اندر قدرتی طور پر قربانی کی روح پیدا ہوگی۔ سچ یہ ہے کہ قربانی کے لئے تیار رہنا ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو امن اور پیار کے پھیلاؤ کا باعث بن سکتا ہے۔ جب ایک انسان قربانی کی روح دکھاتا ہے دوسرے گروہ کا دل بھی اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔ خلاصۃً یہ ایک آیت قرآنی ہمیں اپنے نزدیکی رشتہ داروں سے بہت نرمی اور ان کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ وہ آیت جس کی ابھی تلاوت کی ہے غریب اور ضرورت مندوں کے حقوق ادا کرنے پر بھی زور دیتی ہے۔ یہ اس طبقہ کے لوگ ہیں جو کمزور ہیں، محروم ہیں اور اپنے حقوق کے لئے نہیں لڑ سکتے۔ ان کو بھی ان کے پورے حقوق دیئے جانے چاہئیں۔ جب آپ ایسے لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں تو معاشرہ میں ہر سطح پر پیار کی روح قائم ہو جاتی ہے اور ایسا معاشرہ امن اور محبت کی ضمانت بن جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل جہاں محروموں کو ان کے حقوق ادا نہیں کئے جاتے اور ہر مشکل انہیں برداشت کرنی پڑتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے روزمرہ کا خرچ بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ اس سبب کی وجہ سے موت ان کے چہروں پر گھورتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایسا ہونا بعید نہیں کہ بچے جب ایسی سختیاں اور محرومیاں جھیلتے ہیں تو مستقبل میں ایک دن اس ظلم کے خلاف ردعمل دکھاتے ہیں اور باغی ہو جاتے ہیں اور اس طرح معاشرے کے امن کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے غریب اور محروم لوگوں کے لئے (دین حق) ہمیں حکم دیتا ہے کہ ان کے مذہب اور قوم کے فرق سے بالاتر ہوکر ان کا خیال رکھیں۔

اسی لئے صدقہ دینا اور اچھے کام کرنے کو اتنی اہمیت دی گئی ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ جب تم ضرورت مند کی مدد کرو اور اس کا بدلہ نہ چاہو اور نہ یہ ظاہر کرو کہ تم نے ان پر بڑا احسان کیا ہے۔ تم کو مالی قربانی اس طریق پر کرنی چاہئے کہ جب دایاں ہاتھ کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے۔ یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ بھی حکم دیتی ہے کہ مسافروں کا بھی خیال رکھو۔ یہ بھی ایک بڑی اخلاقی خوبی اور انسانیت کی بڑی خدمت ہے کیونکہ ایسی مہربانی ذاتی قربانی چاہتی ہے۔ مثال کے طور پر اس لئے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تم فضول خرچی نہ کرو اور نہ اپنی ذات کے آرام پر حد سے زیادہ خرچ کرو کہ تم دوسروں کے آرام سے غافل ہو جاؤ۔ اگر تم فضول خرچ ہو تو تم معاشرے کا امن تباہ کرنے والے ہو اور تم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں گناہ گار سمجھے جاؤ گے(-) دنیا میں بے چینی اس وجہ سے ہے کہ (-) کی اکثریت اس حکم پر عمل نہیں کرتی۔ امیر اور غریب کا فرق بڑھتا جارہا ہے اور معاشرہ مزید Polarise بنتا جارہا ہے۔ اگر (دین حق) کی اصل اور خوبصورت تعلیمات پر عمل کیا جائے تو اس بے چینی سے آسانی سے بچا جاسکتا ہے۔

اب میں بچوں کے حقوق کے بارہ میں بیان کروں گا۔ یہ بھی قرآن مجید میں دلکش انداز میں قائم کئے گئے ہیں۔

بچوں کی اخلاقی تربیت اور تعلیم کی ذمہ داری سارے معاشرے اور ہر فرد پر ڈالی گئی ہے۔ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ (-) اور اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

والدین کی ذمہ داری ٹھہرائی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت کا انتظام کریں۔ یہ ایک بڑی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے۔ اگر وہ اس ذمہ داری کو ادا نہ کرسکیں تو یہ ایسے ہی ہے گویا والدین نے اپنے بچوں کو قتل کر دیا۔

بچے صرف اپنے والدین کی نسل قائم نہیں رکھتے بلکہ وہ قوم کا سرمایہ ہیں۔ یقیناً وہ والدین کے ہاتھوں میں قوم کی امانت ہیں۔ بچے کی مناسب تربیت اور تعلیم قوم کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ اس لئے یہ ذمہ داری والدین پر ڈالی گئی ہے اور انہیں اپنی اولاد پر خرچ میں کنجوسی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی انہیں یہ بہانا بنانا چاہئے کہ وہ بہت مصروف ہیں اور بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے ٹائم نہیں نکال سکتے۔ اگر والدین اس غفلت کے مرتکب ہوں گے تو قرآن مجید نے صاف واضح فرمایا ہے کہ ایسی غفلت اولاد کو قتل کرنے کے مترادف ہوگی۔ ہر بچہ جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اور مناسب ذہنی اور جسمانی قویٰ رکھتا ہے کہ اپنی قوم کا بہترین خادم بن سکے۔ اگر ایسے بچے کو محدود وسائل کی بنا پر تعلیم سے محروم کیا جائے تو یہ اس کی صلاحیتوں کو اور اسے ضائع کرنے اور قتل کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ صرف والدین کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ معاشرہ کی بھی ذمہ داری ہے اور اگر معاشرہ اس بچے کے حقوق پورے ادا نہیں کرتا تو وہ معاشرہ بھی اس بچے کے قتل کا ذمہ دار ہوگا۔ دونوں والدین کی بھی جو بچے کو تربیت دینے کا مرکزی نقطہ ہیں اور معاشرہ کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ یہ فرض ادا کریں۔ حقیقت میں ترقی کرنے والے ممالک کا حقیقی سرمایہ اس کے بچے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے حقوق کی حفاظت کی جانی چاہئے۔ اگر آپ اس میں ناکام رہتے ہیں تو بجائے اس کے کہ بچے قوم کی کامیابی کا ذریعہ بنیں وہ اس کی تباہی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ان کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں اور ان کے قتل سے یہی مراد ہے۔ ان کی موت کی اصل ذمہ داری والدین پر ہوگی اور پھر گورنمنٹ اور معاشرہ پر بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ سب سزا کے مستحق ہوں گے۔ پس آپ دیکھتے ہیں کہ (-) صرف وقت کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتا بلکہ مستقبل کی نسلوں کی ضروریات کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ یہ دنیا جو اپنے آپ کو غیر معمولی طور پر ترقی یافتہ خیال کرتی ہے شاید اب اس مرکزی نقطہ کو سمجھ چکی ہو لیکن 1400 سال پہلے اسلام نے اس نظریہ کو پوری قوت سے پیش کیا تھا۔ اس لئے میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ اس بنیادی (دینی) تعلیم کی روشنی میں احمدیہ (-) جماعت اپنے محدود وسائل کے باوجود احمدی اور غیر احمدی بچوں کو تعلیم کے مواقع مہیا کرتی ہے جن میں تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ ہے اور یہ بچے پڑھ لکھ کر اپنے ملک کے لئے مفید وجود ثابت ہوتے ہیں۔

عام طور پر احمدی بچے جو جرمنی میں رہ رہے ہیں تعلیم میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہم ان کی اخلاقی تربیت کا بھی خیال رکھ رہے ہیں تا کہ وہ جرمنی کے مستقبل کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکیں۔ اسی طرح احمدی طالب علم ہر ملک میں اپنے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔

قرآن مجید مزید فرماتا ہے۔

ترجمہ: یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ اور اس کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ (بنی اسرائیل:35)

یہ آیت یتیم بچوں کے بارہ میں ہے جو کہ معاشرہ کا ایک محروم حصہ ہیں۔ اس لئے ان کی حفاظت اور ان کا خیال پورے معاشرہ کی ذمہ داری ہے۔ اگر یتیم بچے کے والدین اپنے پیچھے بچے کے لئے جائیداد چھوڑتے ہیں تو معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ اس جائیداد کی حفاظت کریں یہاں تک کہ بچہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے۔ اگر یتیم کے کفالت کرنے والے امیر ہوں تو وہ خود اس کی دیکھ بھال کا خرچ برداشت کریں اگر ان کے پاس اتنے پیسے نہیں تو یہ گورنمنٹ اور معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ یتیم کی دیکھ بھال کریں۔ اگر یتیم کی وراثت کافی ہو اور کوئی دوسری صورتحال نہ ہو تو یہ اس کی وراثت سے مناسب خرچ لیا جاسکتا ہے۔ کفیل کو اس معاملہ میں غفلت نہیں کرنی چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ جب بچہ جوان ہو تو اس کی ساری جائیداد ضائع ہوچکی ہو۔ اس لئے وارثت کی حفاظت کا قرآن کریم میں حکم ہے۔ قرآن مجید مزید فرماتا ہے۔

جب یتیم بڑا ہو جائے تو اس کی ساری وراثت واپس کرو۔

یہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم ہے جو یتیم بچوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ حقوق ادا کرو اگر ایسا نہیں کرو گے تو تم اس کے ذمہ دار ٹھہرائے جاؤ گے۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہر قسم کے کاروبار میں ہر کسی کو مکمل دیانتداری اور صاف گوئی اختیار کرنی چاہئے ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ اگر ہم بددیانتی سے کوئی روپیہ کماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکت سے خالی ہوگا اور معاشرہ میں فساد پھیلائے گا۔ اس سلسلہ میں فرمایا (-) (بنی اسرائیل:36)

اور جب تم ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور سیدھی ڈھنڈی سے تولو۔ یہ بات بہتر اور انجام کار سب سے اچھی ہے۔

میں ایک بار پھر کہوں گا کہ دنیا کے کاروبار اور صنعت میں دیانتداری معاشرہ میں کامیابی کا ذریعہ ہے اور امن کی ضمانت ہے۔ یہ لوگوں کے درمیان اچھے تعلقات کی بھی ضمانت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہماری توجہ اعلیٰ اخلاق دکھلانے کی طرف دلاتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

”زمین میں اکڑ کر نہ چل! تو قامت میں پہاڑوں کی بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتا“۔

(بنی اسرائیل:38)

یہ آیت سکھلاتی ہے کہ بڑی اخلاقی خوبی عاجزی اور انکساری ہے۔ ہمیں ہر قسم کے تکبر سے دور رہنا چاہئے، چاہے وہ علم کا تکبر ہو، دولت کا

تکبر ہو، یا پھر قومیت یا حکومت کا تکبر ہو۔ ہر قسم کا تکبر تمہیں ترقی سے روک دے گا۔ انفرادی سطح پر ہمیشہ مشکل وقت انسان پر آجاتا ہے۔ زندگی میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ امیروں میں بھی دولت کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ حکومتی سطح پر بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ جیسا کہ آجکل دنیا کی اقتصادی حالت ہے۔ ایک وقت تھا کہ جب ایک حکومت یہ چیلنج کرتی تھی کہ اس کے اقتصادی قوت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تب اقتصادی بحران آگیا۔ حتیٰ کہ کچھ سال بیشتر تک دنیا ایک بڑے اقتصادی بحران میں گھری ہوئی تھی۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بہت سی آسمانی آفات آئے روز آتی رہتی ہیں۔ جن کی تباہی نے مختلف ممالک کو نگل لیا ہے۔ ان کا پورا Infrastructure تباہ ہوگیا۔ کچھ کہتے ہیں یہ آفات موسم کی تبدیلی کا نتیجہ ہیں یا ان کے پیچھے قدرتی اسباب ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو ان کی وجہ خدا تعالیٰ کی طاقت کو قرار دیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے تکبر کو توڑنا چاہتا ہے جو اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں تو پھر مختلف ذرائع سے وہ اپنا جلال ظاہر فرماتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ جو ملک بھی اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے وہ محفوظ نہیں ہے۔ اس کی بجائے کہ دیکھا جاتا ہے کہ کون صحیح ہے اور کون غلط۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنی چاہئے اور یہی حفاظت ہے جو انسان کو انسانیت کی سچی راہ پر چلاسکتی ہے۔

اس مختصر وقت میں یہ کچھ پوائنٹس تھے جو میں نے بتائے ہیں پھر بھی کافی وقت لگ گیا ہے۔ قرآن مجید سراسر دانائی اور راہنمائی سے پُر ہے۔ وقت کی کمی کے باعث میں نے کچھ نکات بیان کئے ہیں اور انہوں نے آپ کا کافی وقت لے لیا ہے۔ جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ آخر میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ دنیا ایک گلوبل ولیج بن گئی ہے۔ قومیں مسلسل ایک دوسرے کے ساتھ مل جل رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں انسانی اقدار کا معیار پیش کرنے کی طرف مسلسل توجہ دینی چاہئے اور ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننا چاہئے۔ یہ میری دعا ہے کہ ہم سب ہمیشہ اس طرز پر سوچنے والے ہوں۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ سب یہاں تشریف لائے اور اس طرح اس مجلس کو رونق بخشی۔ شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر پر ایک بار پھر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کالجز اور یونیورسٹیز کی
طالبات کو ہدایات

آج پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک میٹنگ تھی۔ آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے اردو اور جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

آپ لوگ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں۔ کل میں نے لڑکوں کو بھی کہا تھا کہ قرآن کریم ہمارے لئے ہر جگہ ایک راہنمائی ہے اور دنیا کی کوئی مذہبی کتاب سائنس کو اس طرح بیان نہیں کرتی جس طرح قرآن کریم اسے بیان کرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک پروفیسر Clement پنجاب میں آئے تھے اور مختلف سوال کئے اور پھر خود تسلیم کیا کہ جس طرح آپ جواب دے رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ سائنس اور مذہب میں آپس میں اختلاف نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہی تو میں بتا رہا ہوں کہ نہیں ہے کوئی اختلاف نہیں بلکہ سائنس مذہب کے تابع ہے، مذہب سائنس کے پیچھے چلنے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ (مومن) ہوئے، احمدی بھی ہوگئے تھے۔ وہ نیوزی لینڈ کے رہنے والے تھے۔ جب میں وہاں گیا تھا تو ان کی قبر پر دعا بھی کرنے گیا تھا۔

اصل چیز یہ ہے کہ آپ لوگوں کو سائنس پڑھتے ہوئے یا کوئی بھی مضمون پڑھتے ہوئے کسی بھی قسم کا کوئی کمپلیکس نہیں ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا یہاں مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ Law پڑھنے والی لڑکیاں 12.5 پرسنٹ ہیں اور Medicine اور Teaching میں صرف سات اور ساڑھے سات پرسنٹ ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو علم سب سے اچھے ہیں۔ علم الادیان اور علم الابدان کہ ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم۔

اب تلاوت بھی آپ نے سنی ہے اس میں بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی۔ غور کرنے کے لئے وسیع میدان ہے۔ Law ایک علم کی حد تک تو ٹھیک ہے یا پیسے کمانے کے لئے Secretarial جاب مل جاتا ہو۔ لیکن Medicine اور Teaching میں جانا چاہئے۔

لڑکیوں کو تو زیادہ تر Medicine میں جانا چاہئے اور پھر Economics بھی ٹھیک ہے، خالص سائنس بھی ٹھیک ہے۔ Journalism میں بھی اچھا ہے۔ خالص سائنس میں صرف 9 پرسنٹ ہیں اور IT میں زیادہ ہیں۔ ٹھیک ہیں کیونکہ عام طور پر اس میں رجحان زیادہ ہے۔ لیکن جو دوسرے مضامین ہیں وہ 32 پرسنٹ ہیں۔ ان میں سے ہر مضمون میں دو پرسنٹ ہے۔

لڑکیوں کا زبانوں کی طرف بھی زیادہ رجحان ہونا چاہئے۔ رجحان جو ہے اس میں زیادہ Medicine کی کوشش کریں، سب سے اچھی چیز ہے، پھر Teaching ہے، پھر زبانیں ہیں، پھر Journalism ہے اور Law تو سب سے آخر پر رہنا چاہئے جس کو آپ نے سب سے اوپر رکھا ہوا ہے۔ وہ بلکہ 2 پرسنٹ میں آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ رجحان پیدا ہوا ہے، ہماری طالبات سیمینارز بھی کرتی ہیں۔ ایک Confidence بھی پیدا ہوا ہے۔ نہیں تو پہلے کمپلیکس ہوتا تھا۔

امریکہ میں بڑا عرصہ کمپلیکس رہا۔ اب گزشتہ ایک ڈیڑھ سال سے انہوں نے Leafletting شروع کی ہے، Peace Message دینا شروع کیا ہے، لوگوں نے ان کو Incurrage کیا، Journalist ساتھ ملے۔ بڑے بڑے اخباروں اور Media نے Coverage دی۔ لوگوں نے ساتھ دیا، تب ان کو پتا چلا کہ (دین حق) کوئی ایسی چیز نہیں جس کو چھپایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنے اپنے دائرہ میں مزید میدان کھولیں۔ اب وہاں مثلاً ریسرچ ہو رہی ہے Cern میں، Big Bang کی Explosion کی۔ اس ٹیم میں ایک ہماری احمدی لڑکی بھی شامل ہے جو ریسرچ کررہی ہیں۔ پتا نہیں یہاں آئی ہوئی ہیں یا نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان لڑکیوں کو سائنس میں بھی جانا چاہئے۔ جن کا سائنس میں Interest ہو۔ لیکن ایسی چیز ہو جس سے دنیا کو فائدہ پہنچا سکیں۔ وکیل تو کافی ہیں دنیا میں فائدہ پہنچانے والے، بلکہ نقصان پہنچانے والے۔

سوال و جواب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جس نے کوئی سوال کرنا ہو وہ کرے۔

ایک طالبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ وہ فارمیسی پڑھ رہی ہیں اور پردے کی کچھ مشکلات بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا عورتوں کو فارمیسی کرنی چاہئے۔ یہ Medicine کی ایک لائن ہی ہے۔ Hospitals میں فارمیسی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ باقی جگہوں پر بھی تو جا کر کام کرتی ہیں۔ حجاب میں وہاں جاسکتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مشکلات تو ہر جگہ ہیں۔ اگر سکارف نہیں لینا تو نہ کام کریں۔ اگر سکارف لے کر اجازت ہے تو پھر کریں۔ فارمیسی پڑھ رہی ہیں۔ اچھا Subject ہے پڑھیں! اللہ فضل کرے۔

ایک طالبہ کے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

بات یہ ہے کہ (دین حق) میں جبر والی شادی کی تو اجازت ہی نہیں ہے۔ شادی ہوجائے تو لڑکی کی مرضی سے شادی ہوگی۔ زبردستی تو کوئی دلہن کا لباس نہیں پہنائے گا اور رخصت کر دے گا۔ اگر مرضی سے ہورہی ہے تو (دین حق) میں اجازت ہے شادی سے پہلے جائز شرائط رکھنے کی۔ اگر آپ پڑھ رہی ہیں تو شرط رکھ لیں کہ میں دو سال اپنے پڑھائی کے مکمل کروں گی اور اگر شک ہو زیادہ تو پہلے سے لکھوالیں کہ تم مجھے پڑھائی کرنے سے روکو گے نہیں۔ Medicine کر رہی ہیں یا کوئی بھی تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ پڑھنے کے لئے بتا دیں کہ میں نے پڑھنا ہے۔ خاص طور پر Medicine کے لئے تو ضرور پڑھنا چاہئے۔ وقت نہیں ضائع کرنا چاہئے۔ اگر دو تین سال رہتے ہیں۔ Medical College میں جو بھی لڑکی ہے اس کو اپنے خاوند کو بتا دینا چاہئے کہ میں نے پڑھائی مکمل کرنی ہے اور بعض دفعہ ایسے حالات آتے ہیں کہ فیملی بن رہی ہے تو بعض دفعہ Gap لے کر پھر اگلے سال Continue کیا جاسکتا ہے۔

ایک طالبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جنیٹک انجینئرنگ کے بارہ میں سوال کیا۔

حضور انور نے فرمایا یہ جو کلوننگ وغیرہ وہ نہیں کرسکتے۔ کیونکہ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں دخل اندازی ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے انسان کلوننگ تک تو کرلے گا۔ لیکن اس سے ایک فساد پیدا ہوگا اور عذاب آئے گا اور کچھ نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ نہ کرو۔ باقی Genetic Engineering انسانی فائدہ کے لئے کریں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم یونیورسٹی میں جانور پر کام کرتے ہیں۔ اس کے لئے جانور کو مارنا پڑتا ہے۔ اس طرح ہم گلٹی (Guilty) محسوس کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس کی خاطر ہر چیز قربان ہوتی ہے۔ جانور ذبح کرتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ مچھلی وغیرہ بھی کھائی جاتی ہے۔ تو انسان کی خاطر ہر چیز قربان ہوتی ہے۔

نو بجکر دس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طاہر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم بشارت احمد صاحب حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا ولد مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم سابق سپرنٹنڈنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8 جولائی 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے نومولود کا نام فراست احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو نیک، صالح، دین کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد شفیع خان صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن واقف زندگی گیمبیا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے 16 جون 2011ء کو ایک بچی سے نوازا ہے۔ بچی بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو میں شامل ہے اور حضور پُرنور نے ازراہ شفقت اس کا نام سبیقہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل افغان واقف زندگی کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادم دین خلافت کے ثمرات سے مستفید ہونے والی۔ والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک اور صحت و عافیت اور لمبی عمر پانے والی ہو۔

نکاح

مکرم ملک منور احمد ستکوہی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عمر احمد ملک صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ وردہ قدسیہ باسط صاحبہ بنت مکرم کرنل (ر) عبدالباسط خان صاحب مورخہ 30 جون 2011ء کو بمقام سروسز کلب لاہور کینٹ میں مکرم سید حسین احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے بحق مہر مبلغ سات لاکھ روپے پر کیا۔ مکرم عمر احمد ملک صاحب مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب سابق سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور کے پوتے مکرم منور احمد ملک صاحب لندن سابق امیر جماعت احمدیہ زیمبیا کے نواسے ہیں۔

اسی طرح مکرمہ وردہ قدسیہ باسط صاحبہ مکرم چوہدری عبدالمنان خان صاحب سابق صدر حلقہ دارالذکر لاہور کی پوتی اور مکرم میجر عبدالقادر صاحب سابق ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہیں۔ مکرمہ وردہ قدسیہ باسط صاحبہ اس وقت C.M.H لاہور میڈیکل کالج کی فائنل ایئر کی طالبہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بھی بابرکت اور پُرمسرت کرے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد حبیب اللہ صاحب بھیروی حال ٹیکسلا ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد نجیب اللہ صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ سحرش مریم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عمر فاروق احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ کے ساتھ مورخہ 28 مئی 2011ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز ظہر کیا۔ مورخہ 11 جون 2011ء کو بارات ٹیکسلا سے ربوہ آئی اور گوندل میرج ہال میں دعوت طعام کے بعد رخصتانہ عمل میں لایا گیا اور اگلے دن مورخہ 12 جون 2011ء کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ دلہا حضرت میاں خدا بخش صاحب احمدی بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے جبکہ دلہن حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب شاہدرہ ضلع لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری نذر محمد چٹھہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد خاں چٹھہ صاحب آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ 8 جولائی 2011ء کو ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز جمعہ مقامی قبرستان میں نماز جنازہ مکرم احمد اسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نہایت سادہ طبیعت کے مالک، بڑے بے ضرر ملنسار اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم کے خاندان کا سلسلہ کے ساتھ انتہائی گہرا لگاؤ ہے اور آجکل گاؤں میں جو بیت الذکر تعمیر ہو رہی ہے اس میں اس خاندان کی کافی مالی قربانی شامل ہے۔ مرحوم نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ بڑا بیٹا وحید احمد آسٹریلیا میں ہے اور چھوٹا بیٹا شکیل احمد لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ بڑی بیٹی شاہدہ نذر وینکور (کینیڈا) شائستہ نذر (سعد اللہ پور) اور چھوٹی بیٹی آصفہ نذر سرگودھا میں مقیم ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

مورخہ 11 جولائی 2011ء کو روزنامہ الفضل کے صفحہ 7 پر مکرم چوہدری ظفر عباس صاحب سرگودھا کی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ کی وفات کا اعلان شائع ہوا۔ جس میں مکرم ناصر احمد صدیقی صاحب کے متعلق تحریر ہے کہ وہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے یہ بات درست نہیں ہے آپ مہتمم تحریک جدید اور مہتمم وقار عمل رہے ہیں۔ احباب درستی فرمالیں۔

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جارہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبر 0336-7066496 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد داخل ہوسکتے ہیں۔

دورانیہ 1 ماہ فیس کورس-/1500 روپے

ویب ڈیزائننگ کورس

یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے

Html,Javascript, Dreamweaver

دورانیہ 1 ماہ فیسکورس-/2000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

ولادت: 18 جولائی 1881ء

بیعت: 15 جون 1891ء

وفات: 18 جولائی 1947ء

حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب دہلی کے معروف سید خاندان سے تھے حضرت (نانا جان) میر ناصر نواب صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی تاریخ ولادت 28 جولائی 1881ء ہے۔

آپ نے بچپن میں ہی (اپنے والد صاحب کے ساتھ) 15 جون 1891ء کو بیعت کی (نمبر 133 پر حضرت میر ناصر نواب صاحب کی بیعت درج ہے جو رجسٹر بیعت مطبوعہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 355 پر درج ہے۔)

1905ء میں جب کانگڑہ کا زلزلہ آیا۔ آپ ان دنوں لاہور میڈیکل کالج میں پڑھ رہے تھے۔ زلزلہ کے موقع پر آپ کے بارہ میں کوئی اطلاع نہ آئی تو حضرت اقدس کو الہام ہوا "اسسٹنٹ سرجن" (جو کہ ایک منجانب اللہ بشارت تھی)۔ چنانچہ اس سال آپ پنجاب بھر میں اول رہے اور اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ 1939ء میں سول سرجن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

حضرت مسیح موعود کو آپ سے بڑی محبت تھی جب حضرت اقدس نے خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا تو آپ نے اسے حفظ کرلیا۔ 1906ء میں حضرت اقدس نے صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر کیا۔ 1924ء میں ناظر اعلیٰ مقرر کئے گئے۔ پنشن یاب ہوکر آپ نے قادیان میں رہائش اختیار کرلی تھی۔

تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی، کتاب البریہ اور آریہ دھرم میں پُرامن جماعت میں آپ کا ذکر موجود ہے۔

آپ نے گیارہ کتابیں لکھیں۔ جن میں سے "بخار دل" اور "کرنہ کر" بہت مقبول ہوئیں۔ حضرت اقدس کے فارسی کلام کا اردو ترجمہ بھی کیا۔ تاریخ بیت فضل لندن، مقطعات قرآنی، اربعین اطفال، تحفہ احمدیہ، جامع الافکار اور آپ بیتی لکھیں۔ آپ نہایت بلند پایا شاعر اور صوفیانہ مزاج رکھتے تھے۔ آپ کے مضامین الفضل میں بھی شائع ہوتے رہے۔ آپ کے مضامین کا مجموعہ دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

آپ نے 18 جولائی 1947ء کو قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

(اصحاب صدق وصفا ص 118)

کیپسول ذیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

45واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2011ء

23،22اور24جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 45واں جلسہ سالانہ مورخہ 22، 23 اور 24 جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 22جولائی 2011ء

5:00بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
8:25بجے رات	**پرچم کشائی**
8:30بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
	افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 23جولائی 2011ء

2:00بجے سہ پہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
2:20بجے سہ پہر	تقریر ''غلبہ دین حق کے لئے حضرت مسیح موعود کی دلی تڑپ'' (انگریزی) مقرر: مکرم زاہد خان صاحب صدر قضاء بورڈ۔ یوکے
2:50بجے سہ پہر	تقریر ''قرآن مجید کی تعلیمات کی فضیلت'' (اردو) مقرر: مکرم مولانا سید کمال یوسف صاحب سابق مربی سلسلہ سکنڈے نیویا
3:30بجے سہ پہر	تقریر ''آنحضرت ﷺ کا عجز و انکسار'' (اردو) مقرر: مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان
4:00بجے شام	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**
7:30بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 24جولائی 2011ء

2:00بجے سہ پہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
2:20بجے سہ پہر	تقریر '' خلافت۔ جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان'' (انگریزی) مقرر: مکرم حافظ جبریل سعید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ غانا
2:50بجے سہ پہر	تقریر ''حضرت مسیح موعود کی نظر میں حقیقی احمدی'' (اردو) مقرر: مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب صدر مجلس وقف جدید پاکستان
3:20بجے سہ پہر	نظم
3:30بجے سہ پہر	تقریر'' حضرت مسیح موعود کی ذات پر اعتراضات'' (اردو) مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن
4:00بجے شام	''سیرت حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب'' (انگریزی) مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے
5:00بجے شام	**عالمی بیعت**
7:30بجے رات	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، عربی قصیدہ مع اردو ترجمہ، اردو نظم
	اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

خبریں

راولپنڈی۔ نالہ لئی میں طغیانی گزشتہ رات راولپنڈی اور اسلام آباد میں موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے دونوں شہروں کے درمیان سے گزرنے والے نالہ لئی میں طغیانی آ گئی ہے جس کے باعث فلڈ وارننگ کے سائرن بجا دیئے گئے اور وہاں کے مکینوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا کام شروع کر دیا گیا تاہم بارش رکنے کی وجہ سے پانی کی سطح اب متواتر کم ہو رہی ہے۔

امریکہ فوجی امداد بحال کرنے پر رضامند

پاکستان اور امریکہ کے اعلیٰ فوجی حکام کے مابین غلط فہمیوں کے ازالے اور اعتماد کی بحالی سے متعلق ہونے والے مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں جس کے بعد امریکہ نے پاکستان کی روکی گئی 80 کروڑ ڈالر کی امداد جلد بحال کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ یہ امداد اب پاکستان کو دو قسطوں میں دی جائے گی۔

بیلجیئم میں برقع پہننے والی خواتین کو جرمانہ اور سزا برسلز۔ بیلجیئم میں خواتین کے نقاب پہننے پر پابندی سے متعلق قانون پر عمل درآمد 23 جولائی 2011ء سے ہو گا۔ نئی قانون سازی کے مطابق خلاف ورزی کرنے والی خواتین کو 195 ڈالر جرمانے کے علاوہ سات دن قید کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ بیلجیئم برقع پر پابندی عائد کرنے والا یورپین یونین کا دوسرا ملک ہے اس سے پہلے فرانس بھی خواتین کے نقاب پہننے پر پابندی عائد کر چکا ہے۔

پنجاب اور چینی کمپنی کے مابین ماس ٹرانزٹ منصوبے کی یادداشت پر دستخط پنجاب حکومت اور چین کی بین الاقوامی کمپنی نورینکو کے مابین لاہور ماس ٹرانزٹ کے منصوبے کے حوالے سے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط ہو گئے۔ معاہدے کی رو سے فیروز پور روڈ پر گجومتہ سے شاہدرہ تک 27 کلومیٹر لمبی ریل کی پٹڑی بچھائی جائے گی جس کا 7 کلومیٹر حصہ زیر زمین ہو گا اور اس منصوبے کی 14؍اگست 2011ء کو سافٹ اوپننگ کر دی جائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18جولائی	
طلوع فجر	3:45
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:16

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب :0344-7801578

تحدیث نعمت
حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے حالات زندگی
نیا ایڈیشن: اعلیٰ کاغذ۔ ہارڈ بائنڈ جلد
ملنے کا پتہ:
RADX ART Work
F-10,CItY Tower
Royal Park, Lahore
Tel:04236290115,37746789
Fax:042-36290115
MOB: 0321-8487116

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

FR-10

خدمت کے بارہ سال
Be Kool Place
Authorised Services Dealer
سیل سروس اینڈ انسٹالیشن کنٹریکٹر
ہمارے ہاں تمام کمپنیوں کے سپلٹ اے سی کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
احمدی بھائیوں کا اپنا قابل اعتماد ادارہ
طالب دعا: اسد اللہ احمد
PH:042-37220022
Mob:03214233721
دوکان نمبر 1 فیروز سنٹر 4۔ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور